جناب ڈاکٹر رانا محمد اسحاق

مدینۃ النبی

صلی اللہ علیہ وسلم

مقدس شہر کی مقدس جھلک :

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر و منزلت اور عزّ و شرف کا حامل ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو :

- یہ وہ مقدس، پاکیزہ اور متبرک شہر ہے، جس کے فضائل عالیہ قرآنِ کریم اور حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر فرمائے گئے ہیں۔
- جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کلام قرآنِ مجید میں " ارض اللہ " (اللہ کی سرزمین) اور " دار " و " ایمان " ایسے خوبصورت ناموں سے موسوم فرمایا ہے۔
- المدینہ نام سے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔
- توراۃ میں بھی مدینہ طیبہ اور مدینہ والے کے اسمار مبارک کا ذکر کیا گیا ہے۔
- اس شہر کا نام خود خالق کائنات نے " طابہ " رکھا ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسے " طابہ " سے موسوم کیا اور فرمایا، اسے یثرب کے نام سے پکارا نہ جائے۔ جو بھول کر اسے یثرب کہہ بیٹھے، وہ اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کرے۔
- اس مقدس شہر کو ہجرت گاہِ رسولِ امینؐ اور مدفن جسم اطہر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے کا شرف حاصل ہے۔
- اس شہر مبارک میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔
- اس شہرِ عظیم کی چوکیداری کے فرائض ملائکہ ادا کر رہے ہیں۔

- اس شہرِ مقدس میں ایمان ایسے لوٹے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی طرف لوٹتا ہے۔
- مکہ مکرمہ کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعاؤں سے حرم کا اعزاز و شرف ملا، جبکہ مدینہ طیبہ کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے حرم بننے کا شرف حاصل ہوا۔
- مدینہ طیبہ کے باسیوں کے اوزان و پیمانوں میں برکت کی دعا، خود نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔
- مدینہ منورہ میں کسی بدعت کے رواج دینے والے پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔
- مدینہ طیبہ بُرے لوگوں کو یوں نکال باہر کرتا ہے، جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دُور کر دیتی ہے۔
- مدینہ منورہ کے باسیوں سے بُرائی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پگھلا کر رکھ دیتا ہے۔
- اس شہر میں رہ کر اس کے مصائب و مشکلات پر صبر کرنے والوں کو رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت کی عظیم خوشخبری سنائی ہے۔

مدینۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ

مدینہ طیبہ کے بہت سے نام ہیں، جو اس مقدس شہر کی فضیلت و عظمت اور اس کے عزّو شرف کی علامت ہیں ـــــ حروفِ تہجی کی ترتیب سے یہ نام درج ذیل ہیں :

۱- اَرْضُ اللّٰهِ : قرآنِ مجید میں ہے :

"اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا" (النسآء : ۹۷)

"کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟"

یہاں "ارض اللہ" سے مراد مدینہ منورہ ہے، جسے مسلمانوں کے لیے دارالاسلام قرار دیا گیا تھا، آج بھی دارالاسلام ہے اور قیامت تک دارالاسلام رہے گا۔

۲- ارض الهجرة : یعنی ہجرت کی سرزمین۔ اسم ۴۲ کے تحت حدیث آگے آرہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس شہر میں ہجرت کر جانے کا حکم ہوا تھا۔ نیز طبرانی میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں یہ نام مذکور ہے، جو اسم ۳۴ کے تحت ذکر

ہوگی۔

۳۔ اکالۃ البلدان : "بلدان" جمع ہے "بلد" کی۔ "اکالۃ" کے لغوی معنے "کھا جانے والا" ہے۔ مراد یہ ہے کہ "شہروں پر چھا جانے والا شہر!" —— واضح رہے، مدینۃ النبیؐ کے وہ نام جو کتاب وسنّت سے ثابت ہیں، ان کے حوالہ جات جا بجا دیئے گئے ہیں۔ رہے وہ نام جو سینہ بسینہ معروف ہیں، ان کے حوالہ جات دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

۴۔ اکالۃ القرٰی : مراد ہے، "بستیوں پہ چھا جانے والا شہر" جس طرح "بلد" اور "قریہ" مترادف الفاظ کے طور پہ مکہ معظمہ کے لیے استعمال ہوئے ہیں[لہ]، اسی طرح مدینہ طیبہ کے لیے بھی "البلد" اور "قریۃ" کا نام آیا ہے —— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں :

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بقریۃ تاکل القری یقولون یثرب وھی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید"

(صحیح بخاری، باب فضل المدینۃ)

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے اس بستی میں ہجرت کر جانے کا حکم ہوا ہے، جو دوسری بستیوں کو کھا لے گی (یعنی سب بستیوں پہ غالب آجائے گی) لوگ اسے "یثرب" کہتے ہیں، مگر وہ تو مدینہ ہے۔ یہ (بُرے) لوگوں کو یوں نکال باہر کریگی، جیسے بھٹی لوہے کے مَیل کو!"

یہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارت تھی کہ یہ شہر تمام شہروں پہ غالب آجائے گا۔ یہ بشارت آپؐ کی مبارک زندگی میں بھی پوری ہوئی اور بعد کے زمانہ میں بھی، جبکہ روم وایران، مصر، شام اور دیگر عرب وعجم کے ممالک زیرِ نگیں آنے کے بعد مدینہ منورہ ہی اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ تھا۔ آج بھی

لہ "وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا" (الانعام : ۹۲)
"تاکہ آپؐ بستیوں کے اس مرکز (مکہ معظمہ) اور اس کے اطراف میں رہنے والوں کو ڈرائیں"
نیز فرمایا :
"وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ" (التین : ۳) "اور اس پُرامن شہر (مکہ) کی قسم!"

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کے روحانی مرکز ہیں۔

آپؐ نے "یثرب" کی بجائے نہ صرف اسے "مدینہ" اور "طابہ" کا نام دیا، بلکہ فرمایا:

"من سمّی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ عزّ وجلّ ھی طابۃ ھی طابۃ" (مسند احمد و ابو یعلیٰ عن البراء بن عازبؓ ــــ علامہ ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ صاحب مجمع الزوائد نے کہا ہے، اس حدیث کے تمام راوی سچے ہیں ــــ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۳)

"جس نے مدینہ کو یثرب کہا، اسے اللہ عزوجل سے بخشش مانگنی چاہیے، وہ تو طابہ ہے، طابہ!"

(یثرب سے متعلق باقی تفصیل اسم ۹۸ میں ملاحظہ فرمائیں!)

۵۔ الایمان: اللہ تبارک و تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو قرآنِ پاک میں "الدار والایمان" کا نام دیا ہے:

"وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ۔ الآیۃ" (الحشر: ۹)

"اور وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کے گھر اور ایمان میں ان (مہاجرین) سے قبل جگہ پکڑی ہے (اور) ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتے ہیں۔"

فتح الباری میں ہے:

"تبوّؤ الدار والایمان، ای استوطنوا المدینۃ" (ج ۸ ص ۶۳۱)

۶۔ البارۃ: مدینہ طیبہ کا ایک نام!

۷۔ اَلْبَرَّۃُ: (رحمت و شفقت) یعنی منبعِ برکاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، کیونکہ مدینہ منورہ ہی سے نورِ اسلام کی کرنیں پھوٹ کر تمام عالم کو روشن کر گئیں۔

۸۔ البحرۃ: (البلدۃ) یعنی شہر۔

۹۔ البُحیرۃ: تصغیر "البحرۃ" عرب لوگ شہر اور گاؤں کو کہتے ہیں۔ یہاں اس سے مراد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ (النّھایۃ)

۱۰۔ البَحیرۃ: وسیع، بے پناہ وسعت کا حامل!

اسم نمبر ۸۔ ۹۔ ۱۰ کے معانی ایک ہی ہیں، یعنی شہر یا گاؤں، ہماری سرزمین یا ہمارا وطن۔ یہاں تینوں سے مراد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(جاری ہے)